# سانحہ 9/11 کے بعد روزنامہ امت کراچی میں امریکا کے بارے میں چھپنے والے اداریوں کا تحقیقاتی جائزہ

ہما نثار

**ABSTRACT**

Media of any country reflects the public trend and represents the thinking and behavior of the people living in the society, but also the media has its own specific agenda for the completion of this, the media organizations use propaganda to manipulate the facts and persuade people's beliefs to achieve their ulterior gains. Sometimes they use this type of languag that is contrary to the journalistic moral and ethics. In the current research also, the same trend of Pakistani media has been explained. The study conducts the content analysis of Daily Ummat Karachi's 6 month editorial from September 2001 to Feburary 2002. The finding conform that newspaper portrayal a negative image of US after 9/11.The Daily Ummat Karachi used a negative and neutral Language in their Editorial toward US and its allies and newspaper formed an unrealistic, false and one-sided opinion in the public at large which eventually fueled the already existed hatred buried deep in the heart of people of Pakistan against the US.

## کلیدی الفاظ:

سانحہ 9/11، روزنامہ امت کراچی، اداریے

## پس منظر:

پاکستان اپنے وسیع زمینی ذرائع اور متنوع سماجی طبقات کے باعث خطے میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں مذہب، ثقافت اور طبقاتی بنیاد پر بڑے پیمانے پر سماجی تبدیلی کے مظاہر نظر آ رہے ہیں جس میں ذرائع ابلاغ کا ایک اہم کردار ہے۔ پاکستانی عوام میں ذرائع ابلاغ کے استعمال کی شرح میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے اور ایک بڑی تعداد حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کے لیے نیوز چینلز، اخبارات اور ویب سائٹس پر انحصار کرتی ہے۔ ملک میں سیاسی اتار چڑھاؤ، اہم شخصیات کی زندگی، کاروباری حالات، موسم، ٹریفک اور طرز زندگی کے ہر معاملے میں عوام کی اکثریت ذرائع ابلاغ کے پیغامات (Media Message) کے ذریعے نا صرف ان موضوعات سے متعلق معلومات حاصل کرتی ہے بلکہ رائے عامہ کی تشکیل میں بھی ان ذرائع کی بدولت آنے والے پیغامات موثر حیثیت رکھتے ہیں۔

سانحہ گیارہ ستمبر (امریکا کے تجارتی مرکز ٹریڈ ٹاور پر ہوائی حملہ) کے بعد عالمی سطح پر تبدیل ہونے والی پالیسیوں اور اسی تناظر میں لڑی جانے والی دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ نے نا صرف ترقی پذیر بلکہ ترقی یافتہ ممالک کی عالمی، علاقائی اور قومی پالیسیوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ پاکستان کا شمار اول دن سے ہی فرنٹ لائین اسٹیٹ میں ہوتا رہا ہے دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں پاکستان کا کردار جہاں انتہائی اہم رہا ہے وہیں یہ انتہائی متنازع بھی رہا ہے اور آج جبکہ پاکستان لاکھوں جانوں کا نذرانہ دے چکا ہے اس کے باوجود اس جنگ میں پاکستان کی کارکردگی اور کردار پر آئے دن تحفظات سامنے آتے رہتے ہیں۔ ڈومور کے مطالبے اور پاکستانی فوج کے حساس اداروں اور حکومتی پالیسوں پر گاہے بگاہے تنقید اور اعتراض بھی ہوتے رہتے ہیں۔ کیری لوگر بل جیسے متنازع معاہدے بھی سامنے آئے ہیں اور پاکستان کی فوج، حساس اداروں کے ساتھ ساتھ دینی، مذہبی اور سیاسی قیادت کے رویے اور کردار کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ تواتر سے

آنے والے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منفی بیانات اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کی حکومت، سیاسی جماعتیں، ادارے اور عوام اس جنگ میں اب بھی اتحادی ممالک کے لیے قابل اعتماد ساتھی کا درجہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں جس کا اظہار گاہے بگاہے بین الاقوامی میڈیا کی جانب سے شائع ہونے والی خبروں اور رپورٹس میں کیا جاتا ہے۔۔اس تناظر میں بین الاقوامی ذرائع ابلاغ پر سانحہ 9/11 کے بعد جو منظر کشی کی گئی وہ اکثر بے بنیاد (baseless) اطلاعات پر مبنی تھیں۔

"Most of the stories reported on Afghan issue and Al Qaeda were based on hearsay only because there was no telecommunication facilities at that time the newspapers and TV channels reported the same figures without confirmation from independent sources or local people-International and well reputed magazines published cover stories with diagrams about the so-called caves complex- a freelance journalist was arrested making a fake documentary on Taliban for a foreign TV channel in Baluchistan in 2004-"(Ali, June 18, 2012)

ترجمہ: افغان مسئلے اور القاعدہ کے بارے میں جو اسٹوریز اور خبریں نشر یا شائع کی گئیں ان میں سے اکثر افواہوں پر مبنی تھیں کیونکہ اس وقت ٹیلی کمیونیکیشن کی سہولیات میسر نہیں تھیں، ٹیلیویژن اور اخبارات بنا کسی تصدیق کے ایک ہی قسم کے اعداد و شمار پیش کر رہے تھے۔ بین الاقوامی اور معروف میگزین نام نہاد غاروں پر کور اسٹوریز ڈائیگرامز کے ساتھ شائع کر رہے تھے، یہاں تک کہ 2004 میں ایک فری لانسر بین الاقوامی ٹی وی کے صحافی کو بلوچستان میں طالبان کے بارے میں جعلی دستاویزی فلم بنانے کے جرم میں گرفتار بھی کیا گیا۔

اس آرٹیکل میں بین الاقوامی میڈیا کے کردار کو نشانہ بنایا گیا مگر پاکستان میں بھی سانحہ 9/11 کے بعد ذرائع ابلاغ کا ایک ایسا ہی کردار نظر آتا ہے کہ جو ایجنڈا سیٹنگ کے نظریات کی بنیاد پر تشکیل پا گیا ہے جس کا اکثر حقیقت سے معمولی سا تعلق ہوتا ہے اور ذرائع ابلاغ میں موجودہ طبقہ فریمنگ، ایجنڈا سیٹنگ، پروپیگنڈہ اور

کانسپر یسی تھیوریز کی بنیاد پر ایسی مخصوص بے بنیاد (baseless) اطلاعات ومعلومات کو بڑھا چڑھا کر عام کر رہا ہے جس کو سن اور پڑھ کر امریکا اور اس کے اتحادی ممالک اور بھارت مخالف سوچ کو مزید حمایت، تقویت اور تحفظ مل رہا ہے اور ذرائع ابلاغ بالخصوص پاکستان کے اردو اخبارات کی پالیسر اوران میں شائع ہونے والا مواداور زبان اس بارے میں تیزی سے رائے عامہ ہموار کرتا نظر آرہا ہے۔

میڈیا کے اسی رجحان کو دیکھتے ہوئے موجودہ تحقیقی پرچے میں سانحہ 9/11 کے بعد پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں پر روزنامہ امت کراچی میں ستمبر 2001 سے فروری 2002 کے درمیانی عرصے میں شائع ہونے والے اداریوں میں اس واقعے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کے تناظر میں اخبار نے جس قسم کی زبان کا استعمال کیا اور رائے عامہ تشکیل کرنے کی کوشش کی اس کو موضوع بحث بناتے ہوئے تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

## سانحہ نائن الیون 9/11:

گیارہ ستمبر 2001 ایسا دن تھا جس نے عالمی منظرنامہ تبدیل کردیا اور دہشت گردی کے خلاف شروع ہونے والی جنگ میں پاکستان فرنٹ لائن اسٹیٹ کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔

نیویارک سے چار امریکی جہازوں کو اغوا کیا گیا۔گیارہ ستمبر کو علی الصباح دو اغوا شدہ جہازوں کو نیویارک میں قائم امریکا کے سب سے بڑے تجارتی مرکز ورلڈ ٹریڈ سینٹر (ٹوئن ٹاور) سے ٹکرا دیا گیا۔ایک جہاز وزارت دفاع کی عمارت پینٹاگون سے ٹکرانے کی کوشش کی گئی اور ایک جہاز ville shanks میں حادثے کا شکار ہوا۔ٹوئن ٹاور کے سانحے میں پانچ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور اربوں ڈالرز کا نقصان ہوا۔امریکا ہی نہیں پوری دنیا کو اس سانحے نے ہلا کر رکھ دیا۔امریکی حکومت نے اس واقعے کا ذمہ دار القاعدہ اور اسامہ بن لادن کو ٹھہرایا کیونکہ اس وقت اسامہ بن لادن افغانستان میں تھا اس لیے امریکا نے افغانستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکا کے حوالے کردے اور اس کے کیمپس افغانستان سے ختم

کر دے۔طالبان نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور القاعدہ کے اس واقعے کا ذمہ دار ہونے کے بارے میں ثبوت مانگے۔امریکا اور طالبان کے درمیان اسامہ بن لادن کی حوالگی کے معاملے پر بات چیت کے کئی دور ہوئے مگر کامیابی نہ مل سکی۔طالبان کی جانب سے اسامہ بن لادن کی حوالگی سے مایوس ہو کر امریکی کانگریس نے قانون منظور کیا کہ امریکی فوج ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرے گی جو نائن الیون کے واقعے کے ذمہ دار ہیں اور 7 اکتوبر 2001 کو امریکا نے افغانستان کے شہر کابل پر فضائی حملے کے ذریعے طالبان حکومت کے خلاف جنگ کا آغاز کر دیا اور تین ماہ کی قلیل مدت میں یعنی دسمبر کے دوسرے ہفتے میں طالبان حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔طالبان حکومت کے خاتمے کے بعد امریکا نے افغانستان کو شمالی اتحاد کے سپرد کر دیا جس کو روس،ایران اور بھارت کی حمایت حاصل تھی۔پاکستان نے امریکا سے درخواست کی کہ وہ افغانستان پر شمالی اتحاد کو حکومت بنانے نہ دے کیوں کہ وہ شروع سے ہی پاکستان مخالف رہا ہے۔28 نومبر 2001 کو جرمنی میں ہونے والی بون کانفرنس میں یہ فیصلہ ہوا کہ افغانستان میں عبوری حکومت قائم کی جائے جس کا سربراہ حامد کرزئی کو بنایا گیا تھا۔2004 میں افغانستان میں عام انتخابات ہوئے اور عبوری حکومت کے سربراہ حامد کرزئی حکومت بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

نائن الیون کے واقعے نے جہاں افغانستان پر حملے کیلئے امریکہ کو جواز فراہم کیا وہیں پاکستان اس جنگ کا صف اول کا کھلاڑی بنا۔دہشت گردی کی جنگ پاکستان کی نہ ہوتے ہوئے بھی اس نے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔امریکا نے پاکستان سے اس جنگ میں ساتھ دینے کا عہد لیا ورنہ پاکستان کے خلاف ہی طبل جنگ بجانے کا اعلان کیا" امریکی وزیر خارجہ جنرل کولن پاول نے ٹیلی فون پر صاف صاف کہا ”یا تو آپ ہمارے ساتھ ہیں یا ہمارے خلاف میں نے اسے کھلا مطالبہ سمجھا میں نے کولن پاول کو بتایا کہ دہشت گردی جس کا ہم خود برسوں سے شکار ہیں کہ خلاف امریکا کا ساتھ دیں گے اور ان کے ملک کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف لڑیں گے۔میں نے کوئی شرائط طے نہ کی میرے پاس یہ سوچنے کیلئے کہ اب آگے کیا ہو گا وقت تھا “(مشرف، 2006 )

پرویز مشرف اپنی کتاب میں مزید یہ بھی لکھتے ہیں کہ امریکا کے ڈپٹی سیکریٹری آف اسٹیٹ رچرڈ

آرمیٹج، ڈی جی آئی ایس آئی سے واشنگٹن میں ہونے والی ایک ملاقات میں انتہائی غیر سفارتی الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں پاکستان امریکا کا ساتھ نہیں دے گا تو وہ پاکستان پر بمباری کرکے اسے پتھر کے دور میں واپس بھیج دیں گے۔ بالآخر سابق صدر نے امریکا کا اس جنگ میں اتحادی بن کر ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور پرویز مشرف کی جانب سے اس تناظر میں کئی اقدامات کیے ''دسمبر 2001 میں بھارتی پارلیمنٹ پر حملے کے بعد بارہ جنوری 2002 کو ایک اہم تقریر میں مشرف نے انتہاپسندوں کے خلاف مہم کے آغاز کا اعلان کیا، دینی مدارس کے

نظم وضبط کیلئے نئے قوانین بنائے ،جیش محمد اور لشکر طیبہ پر پابندی لگائی، ان کے رہنماؤں کو گرفتار کیا اور بینک اکاؤنٹس کو منجمد کیا، مقامی طور پر قائم تین انتہاپسند تنظیموں کو ممنوع قرار دیا، 2000 سے زائد عسکریتی لیڈروں کو گرفتار کیا اور ان کے تین سو نوے دفاتر سربمہر کیے'' (شام، 2005 )

امریکا کی شرائط کو تسلیم کرنے اور ان کی من مرضی اقدامات سے پاکستان امریکا کا ایک اتحادی بن گیا جو کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں امریکا کیلئے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا مگر پرویز مشرف کے ان اقدامات پر انھیں ملکی سطح پر کافی تنقید کا سامنا کرنا پڑا خصوصا مذہبی جماعتوں نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا

"Musharraf's decision to assist the United States was condemned in conservative Muslim circles both in Pakistan and beyond-In Afghanistan, Muslims clerics and scholars were virtually all reported to be in support of Osama bin Laden and they called upon the Taliban regime to offer him protection. The Jamaat-e-Islami and the different functions of the Jamiat-ul- ulema Islam condemned the American air strikes and the incursion in to the neighboring state. Taking to the streets, the islamist parties tried to relly massive demonstrations against the Americans and specially against Musharraf for having yielded to a non-Muslims power."( Ziring, 2004)

ترجمہ:مشرف کا امریکہ کا ساتھ دینے کے فیصلہ کی پاکستان اور پاکستان سے باہر قدامت پسند مسلم حلقے میں شدید مذمت کی گئی۔افغانستان کے مسلم علما اور اسکالرز اسامہ بن لادن کے ساتھ تھے اور ان کا کہنا تھا کہ طالبان حکومت نے انھیں تحفظ فراہم کیا ہے۔پاکستان کی مذہبی جماعتیں جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام نے امریکا کے افغانستان پر ہوائی حملوں اور پڑوسی ممالک میں مداخلت کی مذمت کی۔انھوں نے سڑکوں پر امریکہ اور خصوصا مشرف کے امریکا حامی فیصلوں کے خلاف شدید مظاہرے کیے۔

اس جنگ کا حصہ بن کر پاکستان براہ راست دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے نشانے پر آگیا۔امریکا کا قابل اعتماد ساتھی بن کر پاکستان کو کئی طرح کے فوائد حاصل ہوئے جن میں معاشی اور فوجی امداد کے علاوہ تجارتی فوائد بھی شامل تھے۔فارن ریزرو 5.0 بلین ڈالر سے بڑھ کر 5.5 بلین ڈالر ہو گئے۔امریکی کانگریس نے پاکستان کی اتنی وفاداریاں دیکھتے ہوئے وہ پابندیاں ختم کر دیں جو 1998 میں پاکستان اور بھارت کے ایٹمی دھماکوں اور 99 میں مشرف کے ملک پر قبضے کے بعد لگائی گئیں تھیں۔امریکا نے آئی ایم ایف سے بھی کہا کہ وہ پاکستان کو غربت کے خاتمے کیلئے 1.2 ملین ڈالر دے یورپی یونین نے پاکستان کی ٹیکسٹائل پر ٹیرف ختم کر دیا اور عالمی بینک نے بھی امداد میں اضافہ کیا۔

2004 میں امریکہ نے پاکستان کے قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے کرنے شروع کر دیے جس کے لیے انھوں نے جواز پیش کیا کہ ان علاقوں میں القاعدہ کے رہنما چھپے ہوئے ہیں۔امریکہ ان ڈرون حملوں کو اپنی حکمت عملی کا سب سے بڑا اور موثر ہتھیار قرار دیتا ہے کیونکہ ان ڈرون حملوں کے نتیجے میں القاعدہ کے اہم کارکنوں کے علاوہ کئی غیر ملکی جنگجوؤں کو بھی ہلاک کیا گیا ہے۔27 ستمبر 2008 کو سابق وزیر خارجہ خورشید احمد قصوری نے اس بات کو تسلیم کیا کہ مشرف دور میں پاکستانی علاقوں میں امریکہ کو محدود کاروائیوں کی اجازت دی گئی تھی۔

مشرف کے سیاسی حریفوں نے اس بات کو قطعی طور پر مسترد کر دیا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ پاکستان کا معاملہ تھا۔وہ اس بات پر متفق تھے کہ امریکہ نے یہ سارا جنگ کا کھیل اپنے ذاتی مفادات کے لیے

کھیلا ہے ان کا یہ بھی خیال تھا کہ مشرف نے امریکہ سے ہاتھ اس لیے ملایا تا کہ وہ اپنی حکومت قائم رکھ سکے۔

2009 میں آنے والے کیری لوگر بل یا ایکٹ کے تحت پاکستان کو امریکا سے سالانہ 1.5 ارب ڈالر اور 2014 تک مجموعی طور پر 7.5 ارب ڈالرز کی امداد ملے گی جبکہ اس کے اگلے پانچ برسوں میں مزید 7.5 ارب ڈالرز مزید ملیں گے۔امریکا اور پاکستان کی اس ڈیل کے نتیجے میں پاکستان کی معیشت بھاری نقصان ہوا" گزشتہ دس برسوں سے امریکا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے پاکستان نے نہ ختم ہونے والی ایسی جنگ میں اپنے آپ کو جھونک رکھا ہے۔جس سے جون 2011 تک پاکستان کی معیشت کو 67.9 ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے۔وسط اکتوبر 2011 تک 40309 سے زائد افراد جاں بحق ہو چکے ہیں جس میں سے بیشتر معصوم پاکستانی شہری او 3097 فوج کے اہلکار شامل ہیں جبکہ 721 اہلکار مستقل طور پر معذور ہو چکے ہیں۔پاکستان پر کئی سو ڈرون حملے ہو چکے ہیں،وزارت اطلاعات کے مطابق اکتوبر 2011 کے وسط تک پاکستان کے مختلف علاقوں میں تقریباً 325 خودکش حملے 3700 بم دھماکے ہو چکے ہیں اور قوم وحکومت اور قوم وافواج پاکستان کے درمیان اعتماد کا بحران سنگین ہوتا چلا جا رہا ہے۔فرینڈز آف پاکستان کے ساتھ پاکستان نے 26 ستمبر 2008 کو ایک سودا کیا تھا جس کے نتیجے میں گزشتہ 3 برسوں میں پاکستان کی معیشت کو 30 جون 2011 تک 5.04 ارب ڈالرز کا نقصان ہو چکا ہے"(صدیقی، 2011)

اس سانحہ کے بعد وقوع پزیر ہونے والے واقعات اور امداد کے بارے میں کی جانے والی یہ بحث ثابت کرتی ہے کہ پاکستان نے اس سانحے کے بعد امریکا کے مطالبے پر پاکستان میں موجود دہشت گردوں اور انتہاپسندوں کی بیخ کنی کے لیے جو اقدامات اٹھائے وہ خود پاکستان کے گلے پڑے اور پاکستان اندرون خانہ جنگی کا شکار ہو گیا اس سب کے باوجود امریکا تا حال پاکستان کو اپنا قابل اعتماد ساتھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہے دوسری جانب سابق صدر مشرف کے اٹھائے گئے اقدامات کو روایتی امریکا مخالف جذبات کی وجہ سے عوام اور مذہبی وسیاسی جماعتوں نے بھی یکسر مسترد کر دیا اور اس امریکا مخالف چنگاری کو پاکستانی اردو اخبارت نے اپنی کوریج کے تیل سے خطرناک آگ بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

## نظری اساس:

روزنامہ امت کراچی میں سانحہ 9/11 کے بعد ہونے والی کوریج میں تین ابلاغی نظریات کار مانظر آتے ہیں جو اس کی کوریج پر اثرانداز ہوئے جیسے ایجنڈا سیٹنگ، پروپیگنڈہ اور میڈیا فریمنگ۔

## ایجنڈہ سیٹنگ:

ضروری نہیں کہ جو کچھ میڈیا دکھا رہا ہے وہی حقیقت ہے بلکہ بعض اوقات میڈیا کسی واقعے کی تصویر کشی اپنے یا ملکی مقاصد کے زیر اثر کرتا ہے۔ایجنڈا سیٹنگ کے نظریے کا ان تمام مراحل میں بڑا اہم کردار ہوتا ہے کیونکہ جب میڈیا کسی ایک ایشو کو بہت زیادہ اہمیت دینے لگتا ہے تو باقی سارے ایشوز پیچھے رہ جاتے ہیں اور اس ایک واقعے کو ملنے والی توجہ اسے اہم قرار دے دیتی ہیں اور لوگوں کی نظر میں وہ اس وقت کا سب سے بڑا اور اہم ایشو بن جاتا ہے اور یہ ایشو ایجنڈا سیٹنگ کے ذریعے ہی طے کیا جاتا ہے تاکہ عوام کو اس جانب سوچنے پر مجبور کر سکیں جس جانب وہ ان کی توجہ دلانا چاہتے ہیں "پیش نامہ بندی (ایجنڈا سیٹنگ) کے بارے میں مشہور جملہ ہے، ذرائع ابلاغ ہمیں یہ نہیں بتاتے کہ کیا سوچیں لیکن یہ ضرور بتاتے ہیں کہ کن معاملات پر سوچا جائے ،اس سلسلے میں یہ بات بڑی اہم لگتی ہے کہ جس طرح مختلف اخبارات کے قاری الگ الگ ہوتے ہیں اس طرح ان کی ایجنڈا سیٹنگ الگ الگ طرح کی ہوتی ہے چنانچہ حکومت کے حامی اخبار، ٹی وی، ریڈیو اور مخالف اخبار ٹی وی، ریڈیو پر پیش نامہ بندی الگ الگ طرح کی ہوتی ہے مثال کے طور پر حکومت کا حامی اخبار ان خبروں کو نمایاں کرے گا جس میں حکومت کی تعریف کا پہلو ہو اس کے برعکس حزب مخالف کا حامی اخبار مخالفانہ خبروں کو صفحہ اول کے اوپری نصف حصے میں جگہ دے گا" (زبیری، 2014)

میڈیا جو دکھا رہا ہوتا ہے یا چھاپ رہا ہوتا ہے وہ اپنے ایک مخصوص ایجنڈے کے تحت کر رہا ہوتا ہے دراصل یہ ایجنڈا ابلاغی ادارے کی اپنی پالیسی ہوتی ہے جس پر وہ عمل پیرا ہوتا ہے اور ایجنڈا سیٹنگ کے عمل کے ذریعے اس پالیسی کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

موجودہ تحقیق میں بھی اسی بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ روزنامہ امت کراچی نے اپنے مخصوص ایجنڈے کے زیراثر رہتے ہوئے اس واقعے اوراس سے متعلقہ افراد کو جو کوریج دی اس میں معروضیت سے زیادہ موضوعیت غالب رہی۔

## پروپیگنڈہ:

پروپیگنڈہ کا لفظ روزمرہ زندگی میں اتنی کثرت سے استعمال ہوتا ہے کہ شاید ہی کوئی شخص اس سے ناواقف ہوگا ڈاکٹر مہدی حسن کے مطابق پروپیگنڈہ کا لفظ سب سے پہلے 1622 میں عیسائی مشن کے لیے استعمال کیا گیا جو روم سے باہر تبلیغی مقاصد کے لیے گیا تھا "ہر شخص چاہے وہ کسی بھی طبقۂ فکر سے تعلق رکھتا ہو پروپیگنڈہ کی مختلف تعریف کرتا ہے تاہم ان تعریفوں میں ایک قدر مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر وہ کوشش پروپیگنڈہ کے زمرے میں شمار کی جاتی ہے جو کسی متنازعہ مسئلے پر رائے عامہ کو اپنی پسند کے مطابق ہموار کرنے کے لیے کی جائے یہ کوشش الفاظ، جسم کے اشارے، چہرے کے تاثرات غرض جن طریقوں سے ابلاغ ممکن ہے وہی طریقے پروپیگنڈہ کے لیے بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔" (حسن، 1990 )

مہدی حسن نے پروپیگنڈہ کو اپنی مرضی کے، مطابق رائے عامہ کی ہمواری کے لیے استعمال کیا جانے والا طریقہ قرار دیا اور اسی طریقے کو سانحہ 9/11 کے بعد ملکی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے استعمال کیا جس کا مقصد اپنی مخصوص پالیسی کے مطابق رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے سچ اور جھوٹ کی تمیز کے بغیر ایسی آرا٫ اور واقعات کو تواتر سے شائع کیا جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن مسلسل دہرانے یعنی پروپیگنڈہ کرنے کی وجہ سے عوام الناس کی اکثریت اسے حقیقت ماننے لگی۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب کسی معاملے کی عوام میں بڑے پیمانے پر رائے سازی کرنا مقصود ہو تو ابلاغی اداروں کے ذریعے اس ایشوء کو بار بار پیش کیا جائے یعنی دہرایا جائے کہ من مرضی کی رائے عامہ ہموار ہوجائے اور یہ کام پروپیگنڈہ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

9/11 کے بعد پاکستانی اخبارات کے اسی رویے کی وضاحت کرتے ہوئے روزنامہ جسارت کے چیف ایڈیٹر اطہر ہاشمی کہتے ہیں کہ "2001 میں پاکستان کے تمام اخبارات کی سوچ مسلمانوں کے سلسلے میں ہمدردانہ تھی ان کی یہ کوشش تھی کہ اس حملے کا ذمہ دار مسلمانوں کو نہ ٹھہرایا جائے اس سانحے کے بارے میں بہت سے سوالات بھی اٹھے جسے اردو اخبارات نے ہائی لائٹ بھی کیا جیسے کہ اس واقعے میں ملوث نو افراد کا تعلق افغانستان سے نہیں تھا۔ جہاز ٹکرانے کے بعد ٹوئن ٹاورز کے ملبے کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے خصوصا ایک سعودی شہری کے شناختی کارڈ کا ملبے کے ڈھیر سے ملنا وغیرہ انگریزی اخبارات کے مقابلے میں اردو اخبارات کا معاملہ کچھ الگ رہا پاکستان کے اردو اخبارات نے ایک مخصوص ایجنڈے کے تحت اس واقعے کی کوریج کی اور پروپیگنڈہ کے ذریعے اسے کفر اور اسلام کی جنگ کے فریم میں جڑ کر پیش کیا پاکستان کے انگریزی اخبارات کا رویہ امریکا کے حوالے سے ہمدردانہ تھا جبکہ اردو اخبارات نے اس واقعے میں امریکا کو ہی مورد الزام ٹھہرایا۔ ایک بات یہ بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اس وقت بین الاقوامی خبروں کے لیے ہمیں دوسرے ممالک کی وائر سروسز پر ہی تکیہ کرنا پڑتا تھا وہاں سے آنے کے بعد ہم اپنے حساب سے خبروں کو آگے پیچھے کر لیتے تھے لیکن سانحہ 9/11 کے وقت افغانستان کے صحافیوں سے یہاں کے صحافیوں کے رابطے تھے جو ہمیں وہاں کی خبروں سے باخبر رکھتے تھے جس کی وجہ سے وہاں کے حالت کی صحیح تصویر کشی کر سکے۔" (ذاتی انٹرویو، ہاشمی)

## فریمنگ:

رائے پر اثر انداز ہونے والے اس پورے سیٹ اپ میں ایجنڈا سیٹنگ اور پروپیگنڈہ کے علاوہ فریمنگ Framing کا بھی ایک بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔

"Frame as cognative structure which unconsciously lead the individual to what is to be noticed and which define that situation for the individual" (Goffman, 1986)

ترجمہ: یہ ایک ایسا اسٹرکچر ہے جس میں لاشعوری طور پر جو کچھ آپ محسوس کرتے ہیں اور جو فرد کی کسی صورتحال کی وضاحت کرتا ہو وہ اس کی پہچان بننے لگتا ہے۔

دراصل فریمنگ ایجنڈا سیٹنگ سے تعلق رکھتا ہے جس کا مقصد میڈیا کا کسی مسئلے یا واقعے پر اپنی توجہ مرکوز کرنا اور اسے مختلف مفہوم میں ڈھالنا ہوتا ہے اس کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ کس طرح کسی مخصوص پیغام کو ناظرین، سامعین اور قارئین کے سامنے ایک مخصوص فریم میں جڑ کر پیش کیا جائے جو اس ابلاغی ادارے کے اپنے ایجنڈے کا حصہ ہوتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ فریمنگ کسی شخص، ادارے، مذہب یا ملک کو ایک مخصوص سانچے میں فٹ کر کے پیش کرنے کا نام ہے۔ جیسے مغربی ذرائع ابلاغ نے 9/11 کے بعد مسلمانوں کو شدت پسند اور دہشت گرد کے فریم میں جڑ کر پیش کیا بلکل اسی طرح روزنامہ امت کراچی نے بھی اس سانحے کے بعد امریکا اور اس کے اتحادی مما لک کو اپنے اداریوں میں استعمال ہونے والی زبان میں کئی فریمز میں جڑ کر پیش کیا جیسے شیطان صفت، خبیث روح، وحشی، طاقت کے نشے میں چور سپر پاور، دہشت گرد، بنیاد پرست، دوہری پالیسی، دوہرے کردار کا مالک، یہود و نصاریٰ لابی، ریاستی دہشت گرد، امن کا دشمن، عیار، ابلیس، سفاک اور اس جیسے کئی الفاظ استعمال کیے۔

## تحقیقی سوالات:

موجودہ تحقیق کا بنیادی مقصد کراچی کے ایک اہم اردو اخبار روزنامہ امت کراچی میں سانحہ 11 / 9 کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی مما لک کے حوالے سے اخبار کا نقطہ نظر جاننا ہے کہ اخبار نے اس واقعے کے بعد ابتدائی چھ ماہ میں امریکہ، اس کے اتحادی مما لک اور پالیسیوں کو اداریوں میں کس طرح پیش کیا۔

موجودہ تحقیق جن بنیادی سوالات کے حصول کے سلسلے میں تشکیل دی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی نے اس واقعے کے ابتدائی چھ ماہ میں پیش آنے والے واقعات اور ان کے اثرات کو اداریوں میں کس طرح شائع کیا؟

سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی نے اداریوں میں امریکہ کے حوالے سے کس قسم کی زبان اور الفاظ کا استعمال کیا؟

سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی نے امریکہ اور پاکستان کے تعلق کی کوریج کس انداز میں کی؟

سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی کی امریکہ اور اتحادی ممالک کے حوالے سے پالیسی کیا رہی؟

## طریقہ کار:

اداریے اخبار کی پالیسی ہوتے ہیں جن کے مطالعے سے اخبار کی کسی بھی مسئلے سے متعلق رائے کو سمجھا اور جانا جا سکتا ہے۔ سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی کے ستمبر 2001 تا فروری 2002 تک یعنی 6 ماہ کے درمیانی عرصے میں شائع ہونے والے اداریوں کے موضوعات، ان کی زبان اور الفاظ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

## نمونہ بندی:

موجودہ تحقیق کے لیے نمونہ بندی کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی کے ابتدائی 6 ماہ میں روزانہ کی بنیاد پر شائع ہونے والے 181 اداریے اس تحقیق میں شامل کیے گئے ان میں سے 123 اداریے امریکا اور اس کے اتحادی ممالک (برطانیہ، بھارت، اسرائیل) کے حوالے سے تھے جبکہ 58 اداریے ملک کے اندرونی معاملات اور مسائل کے حوالے سے شائع ہوئے۔ امریکا اور اس کے اتحادی ممالک کے حوالے سے شائع ہونے والے تمام اداریے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر درپیش حالات سے متعلق تحریر کیے گئے جن کے بنیادی موضوعات 11 / 9 کے بعد کی صورتحال، امریکا کا افغانستان پر حملہ

،امریکااور بھارت کی بڑھتی نزدیکیاں،اسرائیل اور بھارت کے کشمیراورفلسطین میں جاری مظالم،افغانستان میں غیر انسانی سلوک، عالم اسلامی کی خاموشی،امریکا کی دہشت گردی اوراسلامی ممالک کے خلاف صلیبی جنگوں کااعلان،اس وقت کے صدرمشرف کاامریکا کا ساتھ دینے پرغم وغصہ کااظہاراورایک بڑی غلطی قرار دینا،نئی افغان حکومت کاقیام وغیرہ۔

## نتائج:

موجودہ تحقیق میں شامل 181 میں سے 123اداریئے جوامریکہ اوراس کےاتحادی ممالک اوراس کی پالیسیز کے حوالے سے شائع ہوئے ان میں امریکہ اوراس کےاتحادیوں کوسخت تنقید کا نشانہ بنایا گیااورورلڈٹریڈ ناورپر حملےکوایک سازش کانام دیا گیا جس کابنیادی مقصد مسلمان کوبدنام کرنا اورانھیں دہشت گرداورانتہاپسند ثابت کرنا تھااوراس کی آڑ میں افغانستان پرحملہ کرنا تھا۔

پہلے سوال کےمطابق اخبار نے اپنے اداریوں میں واقعے کےابتدائی چھ ماہ میں پیش آنے والے واقعات اوران کےاثرات کوکس طرح شائع کیا؟ نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ سانحہ 11 / 9 کےابتدائی دنوں میں اخبار نے جواداریئےتحریر کئےان میں امریکا سےافسوس کےساتھ اظہاریکجہتی بھی کیا گیااور یہ بیانیہ پیش کرنے کی کوشش کی کہ امریکا کی یہودی لابی اس کاالزام اسامہ پرڈالنے کی کوشش کررہی ہے جبکہ تمام اقوام عالم امریکا کوتحمل سے کام لینے کامشورہ دے رہی ہےاورامریکا کوچاہئے کہ وہ ان باتوں پرکان نا دھرےاورحقیقی اسباب جاننے کی کوشش کرے۔"دہشت گردوں کا طریقہ واردات یہ ظاہر کرتا ہے کہ ورلڈٹریڈسنٹراورپینٹا گون پرحملوں میں امریکہ سے باہرکوئی شخص ملوث نہیں، یہ انہی افرادکی کارروائی ہوسکتی ہےجنہیں امریکہ کے دفاعی نظام سے پوری طرح واقفیت ہو،جنہیں طاقتورریڈارجام کرنے کےطریقے معلوم ہوں جوامریکہ کے فضائی راستوں سے آگاہ ہوں اورجنہیں یہ بھی معلوم ہوکہ کن عمارتوں کونشانہ بنا کرامریکی انتظامیہ کی قوت اور شوکت کوخاک میں ملایا جاسکتا ہے۔تمام ظاہری علامات اورشواہد کےباوجودامریکہ میں پوری طرح سرگرم اور فعال یہودونصاریٰ لابی اس امرکی مسلسل کوشش کررہی ہے کہ ان حملوں کاتعلق کسی بھی طرح اسامہ بن لادن

ان کی تنظیم القاعدہ یا کسی اور مسلم گروہ سے جوڑ دیا جائے تا کہ امریکہ مشتعل ہو کر اسامہ کے خلاف اپنی مہم تیز کرتے ہوئے اسامہ بن لادن کی آڑ میں افغانستان پر حملہ کر دے۔امریکی حکومت اور مملکت میں موجود یہودی لابی نے ان کے ہوش وحواس پر قبضہ کر کے ان کا مسلمانوں کے خلاف جوش بڑھا دیا ہے۔امریکا اپنی عالمی قوت اور جاسوسی کے نیٹ ورک کو صحیح معنوں میں استعمال کرتے ہوئے عقل وفہم سے کام لے تو واشنگٹن اور نیو یارک میں اہم تنصیبات پر حملوں کے حقیقی اسباب اور عوامل تک پہنچ سکتا ہے" (امریکی توپوں کا غلط رخ، ستمبر 2001,14)

بعد از ا؟ فغانستان پر امریکی حملے کے بعد تمام اداریئے امریکا اور اس کے اتحادی ممالک کے حوالے سے ایک منفی رائے کا اظہار لئے ہوئے تھے جس میں امریکا کو اس دنیا اور خصوصا اسلامی ممالک کا وہشت گرد قرار دیا جو ایک بدمست ہاتھی کی طرح طاقت کے نشے میں چور ہے جس کا بنیادی مقصد مسلمان ممالک میں کشت وخون کا بازار گرم کرنا ہے اور انھیں صفحہ ہستی سے مٹانا ہے جس میں برطانیہ، بھارت اور اسرائیل اس کے برابری کے ساجھے دار ہیں۔ان تمام اداریئے میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ 11 /9 کا واقعہ اسامہ بن لادن کی وہشت گردی نہیں بلکہ امریکا کے غلط کاموں کی سزا ہے جو اس کو اللہ کی جانب سے دی گئی ہے اور اس کے ساتھ جو کچھ ہوا صحیح ہوا وہ اسی بات کا مستحق تھا اور اسامہ بن لادن مسلمانوں کا ہیرو ہے طالبان نے اسے پناہ دے کر ایک اچھا کام کیا ہے جبکہ امریکا نے افغانستان پر حملہ کر کے بدترین وہشت گردی کا مظاہرہ کیا ہے۔اخبار اس بات کا اظہار بھی کرتا ہے کہ امریکا کی ایماٗ پر اسرائیل اور بھارت فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں کے قتل غارت گری میں مشغول ہیں اور امریکا ان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔

دوسرا سوال سانحہ 11 /9 کے بعد روزنامہ امت کراچی کے اداریوں میں امریکہ کے حوالے سے استعمال ہونے والی زبان اور الفاظ کے حوالے سے تھا۔ تحقیقی نتائج کے مطابق اخبار نے اپنے اداریوں میں امریکہ اور اتحادیوں کے حوالے سے شیطان صفت، خبیث روح، وحشی، طاقت کے نشے میں چور سپر پاور، وہشت گرد، بنیاد پرست، دہری پالیسی، دہرے کردار کا مالک، یہود ونصاریٰ لابی، ریاستی وہشت گرد، امن کا دشمن، عیار، ابلیس، سفاک اور اس جیسے کئی الفاظ استعمال کئے جو امریکہ اور اتحادیوں کے حوالے سے اخبار کے

منفی نقطہ نظر کو پیش کرتے ہیں اور صحافتی ضابطہ اخلاق سے متصادم نظر آتے ہیں۔

تیسرا سوال سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی کی امریکہ اور پاکستان کے تعلق کی کوریج کے حوالے سے تھا، نتائج کے مطابق اخبار نے اپنے اداریوں میں امریکا کا اتحادی بننے پر حکومت پاکستان خصوصا اس وقت کے صدر پرویز مشرف کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور انھیں امریکی حکومت کا ترجمان قرار دیا اور پاکستان کی حکومت کو ایک مسلمان ملک کے خلاف امریکا کا اتحادی بننے سے منع کیا" پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان کے الفاظ پاکستان سے زیادہ امریکہ کی ترجمانی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ امریکہ نے اسے صلیبی جنگ کے بجائے دہشت گردوں کے خلاف مہم قرار دے دیا ہے، جس سے مسلم ممالک بھی پریشان ہیں چنانچہ دہشت گردی اور ظلم و ستم کے خلاف اسلامی تعلیمات کا نعرہ بلند کر کے اکثر مسلمان حکومتیں بھی امریکہ کی ہم نوا بن گئی ہیں۔ طالبان جیسی کٹر مذہبی حکومت کو دنیا کے کسی بھی حصے میں برداشت کرنا دہشت گرد امریکہ اور اس کے حلیف مغربی ممالک کے لیے ناممکن ہے"۔ (دونوں کا مقدر ایک ہے، ستمبر 28، 2001)

"امریکہ کو ویتنام جنگ کا تجربہ نہیں بھولنا چاہیے کہ کسی حریت پسند قوم کے خلاف میزائل بھی کارگر نہیں ہوئے تھے، پھر جو قوم عیش و آرام سے بے نیاز ہو کر اپنا مسکن بنا لے تو جدید ترین اور بے پناہ اسلحے کے ذخائر سے بھی تسخیر کرنا ممکن نہیں"۔ (کنویں اور کھائی کے درمیان، ستمبر 17، 2001)

چوتھا سوال سانحہ 11 / 9 کے بعد روزنامہ امت کراچی کی امریکہ اور اتحادی ممالک کے حوالے سے پالیسی سے متعلق تھا، نتائج سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ روزنامہ امت کراچی نے اداریوں کے ذریعے اپنے قارئین کی یہ رائے سازی کرنے کی کوشش کی کہ امریکا جو کچھ کر رہا ہے وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں بلکہ اس کی آڑ میں وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی روایتی دشمنی نکال رہا ہے "اگر دہشت گردی کا مفہوم متعین کرنے کے بجائے اسے کھلا چھوڑ دیا گیا تو یہ اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی کے مانند ہوگی کہ امریکہ جب چاہے اور جس کے خلاف چاہے گھماتا پھرے گا اور جو اس کی زد میں آجائے دہشت گرد قرار دیا جائے، امریکہ تو یوں بھی جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول پر گامزن ہے اور سپر پاور ہونے کی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر

ساری دنیا پر قبضے کا خواب دیکھ رہا ہے۔امریکہ پر فدائی حملوں نے اسے بے حد خوفزدہ کر دیا ہے،سوویت یونین کے زوال کے بعد امریکہ کو دنیا کی واحد سپر پاور بننے کا ''اعزاز'' حاصل ہوا اس وقت سے اس نے عالمی برادری کے سب سے بڑے اور نمائندہ ادارے کو اپنا آلۂ کار بنا رکھا ہے۔امریکہ اپنے مفادات کے لیے اقوام متحدہ کو جیسے چاہے استعمال کرے''۔(ظالم کی لاٹھی مظلوم کی ہڈی،اکتوبر 2001,7)

''امریکہ نے اقوام عالم کو یہ فریب دے کر اپنے ساتھ ملایا تھا وہ صرف دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرے گا لیکن اس کے سارے حملے دیہی علاقوں،اسپتالوں،اقوام متحدہ کے دفاتر محلوں اور بازاروں پر ہو رہے ہیں۔جنرل مشرف تو آج بھی افغانستان پر امریکہ کی جنگی جارحیت اور انسانیت سوز کارروائی کو دہشت گردی کے خلاف ہی قرار دے رہے ہیں۔طالبان تو امریکہ سے اپنے دفاع اور شیطانی قوتوں سے اپنے ملک کو بچانے میں مصروف ہے۔امریکہ نے اپنی عالمی برتری کے زعم میں بعض انتہائی مذموم مقاصد کے حصول کے لیے ان پر مسلط کی ہے۔جن افغان مجاہدین نے پہلی سپر پاور کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ان شاء اللہ وہی باقی بچ رہنے والی واحد سپر پاور زعم باطل کو بھی خاک میں ملائیں گے۔امریکہ کو دنیا پر اپنی چودھراہٹ قائم رکھنے کی راہ میں چین اور مسلم دنیا ہی سب سے بڑی رکاوٹ نظر آتے ہیں،افغان شہریوں پر وحشیانہ بمباری نہ کرے'۔(جنرل صاحب کی باتیں،امریکا کی گھاتی،اکتوبر 21، 2001)

گیارہ ستمبر کو امریکا کی دو اہم ترین تجارتی اور دفاعی مراکز پر خودکش حملوں کے بعد امریکا انتظامیہ کو مکافات عمل کا اندازہ کر کے اپنے فکر و عمل کی سمت درست کرنے کی ضرورت کرنے کی ضرورت تھی مگر شیطان کی طرح سرکش اور مغرور اس عالمی قوت نے عدل و انصاف اور انسانی حقوق کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کر کے بھرپور تیاریاں شروع کر دیں۔(خواب بکھرنے لگے ,اکتوبر 22، 2001)

''مسلمانوں کے خلاف امریکا،برطانیہ،اسرائیل اور بھارت کی نئی حکمت عملی یہ ہے کہ اندرونی طور پر انھیں آپس میں لڑا کر ہلاک کر دیا جائے اور بیرونی طور پر وحشیانہ بمباری کے ذریعے بڑے پیمانے پر ان کی

ہلاکتوں کا سامان کیا جائے'' (دشمن کی نئی حکمت عملی، دسمبر 5، 2001)

گیارہ ستمبر 2001 کے بعد امریکی صدر بش نے کرہ ارض سے مسلمانوں کے خاتمے کی مہم چلائی اور انہیں جنونی دہشت گرد قرار دے کر مسلم ممالک پر حملوں کا سلسلہ شروع کیا تو اب مسیحی دنیا کے انتہا پسند پادری بھی مسلمانوں کے خلاف بولنے لگے ہیں"۔(امریکی پادری کا خبث باطن، دسمبر 2001,7)

''پاکستان کو امریکا جیسے عالمی دہشت گرد ملک سے بچائیں، بش جیسے کاؤبوائے قسم کے حکمرانوں کا ظلم وستم زیادہ عرصے تک برقرار نہیں رہے گا'' ۔(نیا عالمی ادارہ، جنوری 20022)

''امریکہ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لیے ایک ایک مسلم ملک کو نشانہ بنانے کی پالیسی اپنا رکھی ہے، صدر بش نے خود کو چنگیز اور ہلاکو سے زیادہ وحشی ثابت کر دیا ہے'' (چنگیز ہلاکو سے زیادہ وحشی، جنوری 2001,14)

''امریکہ کی بش انتظامیہ واحد سپر پاور ہونے کے شیطانی زعم اور تکبر میں یکے بعد دیگرے پہلے مسلم ممالک کی جانب بڑھ رہی ہے، برطانیہ جیسے ممالک حکمران بش کی دہشت گردی کا ساتھ دے رہے ہیں ۔اگر فرانس، روس، چین، جرمنی جیسے چند ممالک بھی جنگ کی مخالفت کرتے ہوئے ظالم اور جارح امریکہ اور برطانیہ کے خلاف عملی اقدامات کا اعلان کر دیں تو امکان ہے صدر بش اپنی وحشت خیزی اور دہشت گردی کی پالیسیاں تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائیں، بش کے جسم میں حلول کر جانے والا ابلیس انسانی ڈھانچوں اور عالمی ملبے کے ڈھیر پر ننگا ہو کر ناچ رہا ہو گا'' ۔(خبیث روح سے چھٹکارے کا عمل ۔ فروری 8، 2001)

''امریکہ اپنے آپ کو نمرود، فرعون، قیصر سے زیادہ کروفر اور ظلم وجبر کا مالک اور انسان کی دشمنی میں ابلیس کا ہم سر سمجھنے والے امریکی صدر جارج بش کا حال یہ ہے کہ خواب آور گولیاں لینے کے باوجود گذشتہ کئی راتوں سے ان کی نیند حرام ہو گئی ہے ۔بش کے چہرے کی نحوست، خباثت تو دنیا کے 6 کروڑ انسان روزانہ ٹی وی اسکرین پر دیکھ رہے ہیں'' ۔(اپنے دشمن آپ، فروری 2002,13)

'' فرانس اور جرمنی جیسے غیر مسلم ممالک بھی خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں ۔وہ جنگلی بھینسے (امریکہ )اور غیر مسلح اور غیر تربیت یافتہ انسان (مسلمان ) کی اس بے جوڑلڑائی میں زبانی طور پر انسان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں لیکن دل سے اس کی تباہی اور وحشی جانور کی جیت کے خواہشمند ہیں'' ۔(انسانی اور وحشی بھینسے کی لڑائی ،فروری 2002,20)

## تجزیہ:

جمہوری معاشروں میں عام طور پر ذرائع ابلاغ حکومت کی مداخلت سے آزاد اپنا ریاست کے چوتھے ستون کا کردار ادا کرتے ہیں مگر اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک بھی خصوصاً امریکی اور برطانوی میڈیا غیر معمولی حالات میں اپنے ملک کی خارجہ پالیسی کے مطابق کام کرتا ہے اور اس کی مثال ہمیں سانحہ 11 / 9 کے بعد افغان امریکا اور امریکا عراق جنگ کے دوران بین الاقوامی میڈیا کی کوریج سے ملتی ہیں یہ نظریہ مطابقت Conformitytheory کی عملی تشریح کرتا ہے جس کا اظہار سانحہ 11 / 9 کے بعد امریکی پریس پر شائع ہونے والی مختلف اسٹوریز سے ہوتا ہے مگر پاکستانی پریس خصوصاً اردو اخبارات اس نظریہ پر پورے نہیں اترتے ہیں 11 / 9 کے سانحے کے بعد پاکستان کے اردو اخبارات نے ملکی خارجہ پالیسی کے برخلاف پاکستان کے دہشت گردی کے خلاف جنگ (War on terror) میں حصہ لینے پر نہ صرف امریکا بلکہ پاکستانی حکومت کو بھی سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔

امریکا کے ملٹری آپریشن نے پاکستان کو ایک نئے بین الاقوامی دوراہے پر لا کھڑا کیا ۔انگریزی اخبارات نے صدر پرویز مشرف کے امریکا کا اتحادی بننے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا مگر اپنا تنقیدی رویہ بھی برقرار رکھا مگر اردو اخبارت نے امریکا کے افغانستان کے خلاف اقدامات کو جرم کے ضمن میں پیش کیا چند اخبارات نے تو کچھ بنیاد پرست تنظیموں کے ساتھ مل کر کھل کر طالبان حکومت کا ساتھ دیا اور اپنے صفحہ اول پر اسامہ بن لادن کی تصاویر کو چھاپا؟

سنئیر صحافیوں نے اس سانحے کے بعد اردو اخبارات میں چھپنے والی تحریروں کو ون سائڈ ڈ قرار دیا بہ نسبت انگریزی اخبارات کے جنھوں نے غیر جانبداری سے اس سانحے اور اس کے بعد پیش آنے والی صورتحال کی کوریج کی۔کئی ماہرین ابلاغیات نے پاکستان کے اردو پریس کو دنیا بھر میں سب سے بے پروا اور غیر ذمہ دار میڈیا قرار دیا ہے جو ہر روز نئی سے نئی theories Conspiracy کو فروغ دیتا ہے اور اخبارات میں اکثر معروضیت کے بجائے اداریے،کالم پروپیگنڈہ اور جذباتیت سے بھرپور ہوتے ہیں جن میں حقائق کی تصدیق خال خال ہی ہوتی ہے اور 9/11 کی کوریج کے معاملے میں بھی اردو پریس کا یہی رویہ سامنے آیا ہے۔

موجودہ تحقیق کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سانحہ 9/11 کے بعد خصوصا ابتدائی 6 ماہ کے عرصے میں روزنامہ امت کراچی کے اداریوں کے زیادہ تر موضوعات امریکا اور اس کے اتحادی ممالک کے بارے میں منفی رائے کے حامل تھے جس میں اخبار نے طالبان اور اسامہ بن لادن کے بارے میں امریکی خیالات اور اقدامات کے جواب میں مسلمان ممالک کی خاموشی، پاکستان کا امریکی اتحادی بننا، او؟ئی سی اور اقوام متحدہ کا کٹھ پتلی کردار، مسلم امہ کے مسائل وغیرہ کو واضح کر کے پیش کیا۔ روزنامہ امت کراچی نے اسامہ بن لادن، ملا عمر اور طالبان کو ہیرو قرار دیا اور ان کی حمایت میں اپنے اداریوں کی توپوں کا رخ امریکا، اس کے اقدامات اور اتحادی ممالک جس میں پاکستان بھی شامل تھا، کی جانب کھول دیا۔

روزنامہ امت کراچی میں شائع ہونے والے اداریوں میں ایسی زبان استعمال کی گئی جو اکثر صحافتی اخلاقیات سے متصادم رہی اور کسی بھی مہذب معاشرے میں شائع ہونے والے اخبار میں ایسی زبان کا استعمال معیوب ہوتا ہے مگر اخبار نے اپنی مخصوص پالیسی اور امریکا، بھارت، اسرائیل اور برطانیہ روایتی سوچ کی بنیاد پر اداریوں کے زریعے واضح طور پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور امریکا مخالف ایک منفی رائے عامہ کی تشکیل کی۔

نتائج یہ بات بھی ثابت کرتے ہیں کہ پاکستان میں امریکا کا نام کبھی بھی ایک قابل اعتماد ساتھی کے

طور پر نہیں لیا گیا یہاں تک کہ اس کے اسی امیج کی وجہ سے پاکستان کے حوالے سے کئی اہم اور فائدہ مند امریکی پالیسیوں کو بھی اخبارات کی جانب سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔

پاکستانی اخبارات خصوصا اردو اخبارات نے کبھی بھی امریکا کو مثبت انداز سے پیش نہیں کیا خاص طور پر 9/11 کے واقعے اور افغانستان اور عراق پر حملے نے اس تصور کو مزید تقویت بخشی اور امریکہ کی دہشت گردی کے خلاف اس جنگ کو دراصل مسلمانوں اور مسلم امہ کے خلاف طبل جنگ بجانا قرار دیا۔

یہ تمام بحث ثابت کرتی ہے سانحہ 9/11 کے بعد جب امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نعرہ لگا کر افغانستان کے طرف قدم بڑھائے تو پاکستانی اردو اخبار روزنامہ امت نے اس امر کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور اپنے اداریوں کے ذریعے امریکا اس کے اتحادی اور پالیسیوں کے بارے میں منفی رائے سازی کی ، اسے دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیا اور اس کے لیے ایسے الفاظ کا استعمال کیا جو صحافتی ضابطہ اخلاق کے منافی تھے۔

# حوالہ جات:

Ali, Zulfiqar, (June 18, 2012) War on terror sets new media trends, Daily DAWN, Archives Retrieved from http://archive,down .com/archive/73982

Goff man, Erving, (1986), Frame Analysis: An Essay on the Organization of Experience, Northeastern University Press, pg36.

Ziring, Lawrence, Pakistan at the crosscurrent of history, vanguard books (pvt) ltd, 2004, pg 308-

☆ اپنے دشمن آپ, فروری 2002,13, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ انسانی اور وحشی بھیڑیے کی لڑائی, فروری 2002,20, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ امریکی توپوں کا غلط رخ، ستمبر ,142001, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ امریکی پادری کا خبث باطن، دسمبر ,2001,7, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ جنرل صاحب کی باتیں، امریکا کی گھاتیں, اکتوبر 2001,21، اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ چنگیز ہلاکو سے زیادہ وحشی، جنوری 2002,14, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ حسن، مہدی، ابلاغ عامہ، مکتبہ کارواں کچہری روڈ لاہور صفحہ 114
☆ خبیث روح سے چھٹکارے کا عمل، فروری 8، 2001 اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ خواب بکھرنے لگے, اکتوبر 22، 2001 اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ دشمن کی نئی حکمت عمل، دسمبر 5، 2001 اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ دونوں کا مقصد ایک ہے, ستمبر 2001,28 اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ ذاتی انٹرویو، اطہر ہاشمی، ایڈیٹر روزنامہ جسارت، کراچی۔
☆ زبیری، نثار، ڈاکٹر (2014)، ابلاغ عامہ افکار و نظریات، سنگ میل پبلیکیشن لاہور، 2014 صفحہ 96
☆ شام محمود (2005)، امریکا کیا سوچ رہا ہے؟ ویلکم بک پورٹ، صفحہ 20۔
☆ صدیقی، شاہد حسین , ڈاکٹر , (2011) پاکستان اور امریکہ، دہشت گردی، سیاست اور معیشت، رائل بکس کمپنی، صفحہ 22۔
☆ ظالم کی لاٹھی مظلوم کی بیڑی, اکتوبر 2001,7 اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ عالمی ادارہ، جنوری 2002,2, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ کنویں اور کھائی کے درمیان، ستمبر 2001,17, اداریہ روزنامہ امت کراچی
☆ مشرف، پرویز (2006)، سب سے پہلے پاکستان، فیروز سنز پرائیوٹ لمیٹڈ، صفحہ 253